رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان ٭

فہرست مضامین

نمبر ۹۸ | مورخہ ۲۷ جون سنہ ۱۹۲۱ء | دوشنبہ | مطابق ۲۰ شوال سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ طبی مشورہ کے مطابق ۵ ؍ جون کو بعد نماز ظہر و عصر جو کہ جمع کر کے پڑھی گئیں کشمیر تشریف لیگئے۔ ایک جم غفیر حضور کو قصبہ کے باہر تک الوداع کہنے کے لئے آیا۔ جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ جناب حافظ روشن علی صاحب اور چند اور خدام حضور کے ہمرکاب ہیں۔ حضرت ام المومنین ؓ اور تینوں حرم حضرت خلیفۃ المسیح بھی ساتھ تشریف لیگئے ہیں۔

حضور وائسرائے کی خدمت میں ایڈریس پیش کرنے کے لئے جو اصحاب گئے تھے۔ ۲۴ تاریخ واپس آگئے۔ ان کے ساتھ مکرم جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد۔ جناب میر بشارت احمد صاحب حیدرآباد مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپور۔ میاں محمد عیسیٰ صاحب۔ اور مولوی لطف الرحمن صاحب کلکتہ۔ چودہری نصراللہ خانصاحب سیالکوٹ بھی تشریف لائے۔ نیز خانصاحب منشی فرزند علی صاحب فیروزپور بھی آئے ٭

امسال مولوی فاضل کا امتحان جن آٹھ اصحاب نے دیا تھا۔ انمیں سے حسب ذیل پانچ پاس ہوئے ہیں (۱) مولوی غلام نبی صاحب ہیڈ مدرس احمدیہ سکول (۲) مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ مدرس احمدیہ سکول (۳) مولوی عبداللہ صاحب بدوملہی (۴) مولوی مبارک احمد صاحب (۵) حافظ محمد حسن صاحب ٭

جماعت احمدیہ کا وفد
حضور وائسرائے کی خدمت میں

حضور وائسرائے ہند لارڈ ریڈنگ کے خیر مقدم کیلئے وفد جماعت احمدیہ کی طرف سے بمقام شملہ ۲۳ جون سنہ ۱۹۲۱ء کو گیارہ بجے وائسریگل لاج میں پیش ہوا۔ حاضر ممبران وفد کی تعداد تیس تھی۔ جو ہندوستان کے مختلف صوبجات سے آئے تھے۔ اور اپنے اپنے علاقے کے لباس پہن کر گئے تھے۔ چار فوجی افسران بھی اپنی وردیوں اور تمغوں میں موجود تھے۔ تمام جماعت فرودگاہ سے رکشوں میں بیٹھ کر وائسریگل لاج کی طرف روانہ ہوئی رکشوں کی لائن قریباً ایک فرلانگ لمبی تھی اس کا شہر والوں پر خاص اثر ہوا یعنی یہ بھی گویا ایک ذریعہ تبلیغ ہو گیا۔ کیونکہ سب دیکھ دیکھ کر پوچھتے تھے کہ یہ کون لوگ ہیں اور کیا بات ہے۔ دروازہ پر استقبال کیلئے حضور وائسرائے کا اے ڈی سی کا رنگ حاضر تھا۔ جب سب ممبران وفد اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے تو حضور وائسرائے تشریف لائے۔ اور انکے پرائیویٹ سکرٹری نے سب سے پہلے چودہری ظفراللہ خان صاحب بیرسٹر لاہور سکرٹری وفد کو انٹروڈیوس کرایا پھر چودہری صاحب نے ممبران وفد کا ایک ایک کر کے انٹروڈیوس کرایا۔ اور حضور وائسرائے صاحب سب سے ہاتھ ملاتے ہوئے اپنی کرسی پر تشریف لیگئے اس کے بعد چودہری صاحب موصوف نے ایڈریس پڑھکر سنایا جسمیں حضور وائسرائے کا سلسلہ احمدیہ کی طرف سے خیر مقدم کیا گیا تھا اور حضرت مسیح موعود کے خاندان اور آپ کی تعلیم کا ذکر تھا نیز مختصر طور پر سلسلہ کی خدمات برائے قیام امن کا تذکرہ تھا۔ اس کے بعد ہندوستان کی موجودہ حالت اور بے چینی کا ذکر تھا۔ اور اسی ضمن میں بعض باتوں کی طرف گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی تھی۔ ایڈریس ختم ہونے کے بعد حضرت نواب محمد علیخان صاحب نے ایک کاسکٹ میں ایڈریس پیش کیا۔ اسکے بعد حضور وائسرائے نے ایڈریس کا جواب دیا۔ اور قریباً بیس پچیس منٹ تک تقریر فرمائی اور سلسلہ کی خدمات کا اعتراف اور ان پر گورنمنٹ کی طرف سے اظہار خوشی کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم جانتے ہیں کہ تمام حالات کے ماتحت گورنمنٹ آپ کی جماعت کی مدد پر بھروسہ کر سکتی ہے۔ اور جن امور کی طرف حضور وائسرائے کو توجہ دلائی گئی تھی۔ ان کا بھی سوائے ایک امر کے جس کا نام لیکر جواب میں ذکر نہیں آیا اپنی نقطہ خیال سے مفصل جواب دیا۔ اور آخر میں پھر سلسلہ احمدیہ اور ممبران وفد کا شکریہ ادا کر کے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ یہ ایڈریس اور اس کا جواب ہم انشاءاللہ کسی آئندہ اشاعت میں شائع کرینگے۔ حضور وائسرائے

اخبار احمدیہ

کلکتہ میں تبلیغ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ یہاں روزانہ دو جگہ درس قرآن ہوتا ہے۔ ایک پنجاب موٹر ورکس ملنگاٹ اسٹریٹ میں۔ دوسرے مولوی لطف الرحمن صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کے ہاں اسمٰعیل اسٹریٹ میں۔ دو ٹریکٹ الدعوة اور البشارة شائع کئے گئے ہیں۔ اور چار ہزار کی تعداد میں چار مختلف اشتہار بھی۔ پہلے جب ویلنگٹن اسکوائر میں سلسلہ تقریر شروع کیا گیا تو چند مولوی صاحبان نے بہت کچھ شور و شغب کیا۔ جمعہ باقاعدہ ہوتا ہے۔ ہفتہ وار جلسہ بھی ہوتا ہے جس میں غیر احمدی صاحبان بھی آتے ہیں۔

ابو محمد محفوظ الحق علمی احمدی مبلغ اسلام ۳۵ جعفر لین کلکتہ

احمدی بیرسٹر

ملک محمد حسین صاحب نے جو ولایت بیرسٹری کے امتحان کے لئے گئے تھے صرف چھ ماہ کے عرصہ میں اپنا آخری امتحان کامیابی کے ساتھ پاس کر لیا ہے۔ یہ پڑھائی عام طور پر تین سال میں ختم کی جاتی ہے۔ اب وہ لکھتے ہیں کہ کچھ عرصہ مبلغین حضرات کو ان کے کام میں مدد دینگے۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

ایک نیک تحریک

ناظر صاحب بیت المال کی جانب سے ایک اور عظیم الشان خوشخبری کی سرخی سے افریقہ میں دس ہزار افراد کے احمدی ہونے کی اطلاع ملی۔ بیحد خوشی ہوئی۔ اور خدا کا شکر ادا کیا۔ عاجز یہ تجویز پیش کرتا ہے کہ اس خوشخبری پر ہر احمدی ایک ایک روپیہ ضرور دے۔ اگرچہ یہاں احمدی جماعت کے آدمی کم ہیں لیکن جتنے ہیں۔ ان سے ایک ایک روپیہ وصول کر کے اور باقی روپیہ صدقہ کی رقم جو میرے پاس جمع تھی ناظر صاحب بیت المال کی خدمت میں ارسال کر دئے ہیں۔

نیازمند سید ولی علی فارسٹر۔ امباڑی۔ ضلع ڈیرہ دون

حقہ نوشی ترک کرنیوالوں کے نام

(۱۳۱) چوہدری علی محمد صاحب۔ (۱۳۲) چوہدری محمد علی صاحب۔ (۱۳۳) میاں احمد صاحب (۱۳۴) چوہدری برکت علی صاحب (۱۳۵) مہر غلام محمد صاحب ساکنان بھیرہ و بیجی بذریعہ مولوی سلطان علی صاحب سکرٹری (۱۳۶) اللہ جوایا صاحب (۱۳۷) مسماة جیواں۔ (۱۳۸) فضل الدین صاحب (۱۳۹) فیض صاحب المعروف ٹھنڈوہ عیسائی (۱۴۰) فقیر محمد صاحب (۱۴۱) علی محمد صاحب (۱۴۲) سردار محمد صاحب (۱۴۳) عبد الرحمن صاحب جہجی رسان حلقہ شہر فیروز (۱۴۴) مولا بخش صاحب (۱۴۵) الہی بخش صاحب (۱۴۶) صوبہ خان صاحب (۱۴۷) جیون صاحب (۱۴۸) رحمت اللہ صاحب (۱۴۹) علی محمد صاحب ساکنان محمود ڈیرہ (۱۵۱) خیر الدین صاحب نارووال (۱۵۲) غلام رسول صاحب بسرا ساکن چک ۹۹ سرگودھا (۱۵۳) سید دلاور شاہ صاحب لاہور۔

ناظر تربیت قادیان

احباب مطلع رہیں

کل بتاریخ ۱۹ بروز اتوار بوقت عصر ایک شخص جس نے اپنا نام شاہ محمد بتلایا۔ گورا رنگ قد درمیانہ بال لمبے اپنا وطن ایبٹ آباد ظاہر کرتا ہے۔ آیا۔ اور اس نے آپ کو احمدی ظاہر کیا۔ رات کو ایک احمدی بھائی اسے گھر لے گیا۔ اور اچھی خدمت کی۔ باتوں باتوں میں پتہ چلا کہ وہ درحقیقت احمدی نہیں محض احمدیوں کو فریب دیکر کچھ لینا چاہتا تھا۔ احباب اس سے مطلع رہیں۔

خاکسار محمد اسمٰعیل از ترگڑی

اعلان نکاح

شیخ محمود احمد صاحب ابن مکرم شیخ یعقوب علی صاحب کا نکاح بابو فیروز علی صاحب اسٹیشن ماسٹر خیر آبادی کی لڑکی مبارکہ بیگم سے ایک ہزار روپے مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے پڑھا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

درخواست دعا

میری اہلیہ بہت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

عاجز سید موسیٰ رضا احمدی للوپوکھر

تمام احمدی احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ جناب مولانا مولوی سید عبد الواحد صاحب جن کی مساعی جمیلہ سے مشرقی بنگال میں ہماری ایک بہت بڑی جماعت قائم ہوئی ہے۔ ایک عرصہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بہت جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

خاکسار ظل الرحمن بنگالی

بندہ آج کل سخت مشکلات میں ہے۔ احباب دعا فرمائیں مولا کریم بندہ کی مشکلات کو دور فرمائے۔

محمد ثناء اللہ نظامی احمدی پھلوری الکھنور علاقہ جموں

سب برادران کی خدمت میں گذارش ہے کہ خاکسار کی دینی و دنیوی حسنات کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔

خاکسار بقاء محمد مدرس مدرسہ سوہاوہ۔ ضلع جہلم

خاکسار کی نامزدگی برو جنسٹری ڈپٹی کانگڑی کے لئے ہوئی ہے۔ کامیابی کے لئے احباب سے عاجزانہ التماس دعا ہے۔

محمد حسین ڈپٹی انسپکٹر محمڈن اسکولز گوجرانوالہ

خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے پانچ لڑکے اور پانچ لڑکیاں عطا فرمائی تھیں۔ مگر بعد میں اس گنہگار کی شامت اعمال کی وجہ سے پانچوں لڑکے اور چار لڑکیاں اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف واپس طلب فرما لئے۔ اب صرف ایک لڑکی زندہ باقی ہے سو وہ تقریباً ایک ماہ سے بیماری نفخ و درد وجع معدہ سے بہت بیمار ہے۔ کسی دوا سے فائدہ نہیں ہوتا۔ اسلئے نہایت ادب سے التماس ہے کہ اس بیمار لڑکی کے لئے دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحت عطا فرمائے۔

خاکسار جھنڈے خان مدرس بہے ہالی ضلع گورداسپور

بندہ کی اہلیہ عرصہ ایک سال سے بیمار ہے۔ احمدی احباب دعا فرمادیں کہ مریضہ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عطا کرے۔ نیازمند محمد دین از شاہدرہ

نماز جنازہ

منشی سلطان عالم صاحب ساکن گوڑیالہ کا برا لڑکا محمد شریف فوت ہو گیا ہے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

احباب جماعت احمدیہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی بعض کتب حقیقۃ الوحی آئینہ کمالات اسلام۔ سرمہ چشم آریہ۔ ازالہ اوہام وغیرہ ختم ہیں بعض لوگوں نے اس موقعہ سے یوں فائدہ اٹھانا چاہا ہے کہ اصل قیمت سے دگنی سہ گنی چوگنی قیمت پر کتابوں کا بیچنا شروع کر دیا ہے۔ مثلاً حقیقۃ الوحی بیس بیس روپے بلکہ بتیس روپے پر فروخت ہوئی۔ یہ طرز عمل حضرت خلیفۃ المسیح کے نوٹس میں آیا۔ تو

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیان دار الامان - مورخہ ۲۷ جون ۱۹۲۱ء

"یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا"

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا" (الہام مسیح موعود)

سعادتمندوں کیلئے قبولِ حق کا موقع

باطل پرستوں کا بغض و حسد

ہمارے لئے سرتوڑ کوشش کرنے کا وقت

خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا وہ نظارہ جو آج سے تیرہ سو (۱۳۰۰) سال قبل دیکھا گیا تھا۔ آج پھر دنیا کے سامنے ہے۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے وعدہ دیا گیا تھا کہ جب خدا کی نصرت اور فتح آئیگی۔ تو دین حق میں فوج در فوج لوگ داخل ہونگے۔ اور یہ وعدہ اپنے وقت پر پورا ہوا۔ اسی طرح اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی وعدہ فرمایا تھا کہ تیرے ساتھ بھی یہ وعدہ کیا جاتا ہے اور تیرے ذریعہ بھی دنیا کو فتح و نصرت کے یہ نظارے نظر آئینگے۔ کیا اب بھی بتانے کی ضرورت ہے کہ خدا کا یہ وعدہ محض اسی کے فضل سے آج ہمارے زمانہ میں جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پورا ہو رہا ہے۔ اور دنیا کو نظر آ رہا ہے۔ کہ سلسلہ حقہ احمدیہ میں فوج در فوج لوگ ٹھیک اسی طرح جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ داخل ہوا کرتے تھے۔ داخل ہو رہے ہیں۔

آج جبکہ اہل دنیا کا قبلہ مقصود صرف دنیا ہے۔ ایک اور محض ایک ہی جماعت ایسی ہے۔ جس کا قبلہ توجہ خدا اور اس کا دین ہے۔ دنیا کے لوگ اپنی محبوب چیز کے حصول کیلئے کیا کچھ نہیں کر رہے۔ لیکن یہ فیئہ قلیلہ جس نے اپنا مقصد خدا اور اس کا دین ٹھیرایا ہے۔ ساری دنیا سے الگ دین کی تبلیغ اور خدا کے نام کے بلند کرنے میں مصروف ہے۔ اور اس کی تمام کوشش اور تمام قابلیتیں اور تمام ذرائع اسی ایک مقصد کے لئے خرچ ہو رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ اسکی طرف سے جو سلسلے قائم ہوتے ہیں۔ انکی ترقی بتدریج ہوتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ کسی نبی نے دعویٰ کیا ہو اور معاً دعویٰ سنتے ہی تمام دنیا نے اس کو تسلیم کر لیا ہو۔ دنیا تسلیم نہیں کرتی۔ جب تک کہ تسلیم کرنے کے لئے مجبور نہیں ہو جاتی۔ پہلے کوئی ایک آدھ شخص مانتا ہے۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ ترقی ہوتی ہے جو مخالفین اور معاندین کی نگاہوں میں کچھ حقیقت ہی نہیں رکھتی اور جسے وہ قابل التفات ہی نہیں سمجھتے لیکن پھر وہ وقت آتا ہے۔ جبکہ فوج در فوج لوگ داخل ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اسوقت خواب غفلت کے ماتوں کی بھی آنکھیں کھلتی ہیں۔

سلسلہ احمدیہ نے اسوقت تک جس قدر ترقی کی ہے وہ عظیم الشان ترقی ہے۔ کہ لاکھوں آدمی اس میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور انہی لوگوں کے گھروں سے نکلکر داخل ہو چکے ہیں۔ جو آٹھوں پہر احمدیت کے مٹانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ لاکھوں آدمی ایک ایک دو دو کی تعداد میں ان سے نکلے اور احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ اس لئے انھوں نے احمدیت کی قوت اور اثر کو محسوس ہی نہیں کیا۔ مگر اب چونکہ خدا تعالیٰ کے محض فضل اور کرم سے وہ وقت آگیا ہے۔ جبکہ گروہوں کے گروہ احمدیت میں داخل ہوں۔ اسلئے امید ہے کہ ان کی آنکھیں کھل جائینگی۔ اور انہیں سے جو سعید و حبیب ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی اس نصرت اور تائید کو دیکھ کر حق قبول کر لینگے۔ اور جو شقی ہیں۔ وہ بغض و کینہ کی آگ میں جلنے لگ جائینگے۔

احباب کرام افریقہ میں چار ہزار نفوس کے یکدم داخل سلسلہ ہونے کی خوشخبری کے بعد گذشتہ سے پیوستہ پرچہ میں دس ہزار اور افراد کے بیعت کرنے کی فرحت بخش خبر جو بذریعہ تار پہنچی ہے۔ پڑھ چکے ہیں۔ خدا کا یہ فضل اور یہ کرم ثبوت ہے اس بات کا کہ احمدیت کی عظیم الشان فتوحات کے دن آ گئے۔ اور یدخلون فی دین اللہ افواجاً کے نظارے رونما ہو رہے ہیں یہ وقت ہمارے لئے جہاں فسبح بحمد ربک کے ماتحت خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرنے کا ہے۔ وہاں واستغفرہ کے ماتحت اپنی کمزوریوں۔ کوتاہیوں اور نقصوں کے متعلق بخشش مانگنے کا بھی ہے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ اس نصرت اور فتح کی وجہ سے حق کے قبول کرنے اور باطل سے پیار کرنے والے دونوں گروہوں کی آنکھیں کھل جائینگی۔ وہ اپنی اپنی غفلت اور بے توجہی کو اب برقرار نہیں رکھ سکینگے۔ بلکہ اپنے اپنے رنگ میں احمدیت کی طرف متوجہ ہونگے۔ اس لئے اس موقعہ کے لئے جہاں ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ حق قبول کرنے والوں کے سامنے حق پیش کریں۔ اور انکی صراط مستقیم کی طرف راہ نمائی کریں۔ وہاں یہ بھی کام ہو گا۔ کہ مخالفین کی دراندازیوں اور شرارتوں کا رد کریں۔ اور ان کی غلط بیانیوں اور دروغ بافیوں کو دور کریں۔ اس کے لئے ہمیں جس قدر تیاری اور سامان کی ضرورت ہے وہ ظاہر ہے۔

مخالفین احمدیت کے لئے تو چار ہزار آدمیوں کے سلسلہ میں داخل ہونے کی خبر ہی صاعقہ ثابت ہوئی تھی اب دس ہزار کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی خبر تو ان کے لئے بالکل پیام موت ہی ہوگی۔

مولوی ثناء اللہ نے اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۷ مئی میں "قادیانی گپ" کے عنوان سے چار ہزار افراد کے داخل سلسلہ ہونے کی خبر پر اس طرح پردہ ڈالنا چاہا تھا کہ:۔

"الفضل مورخہ ۱۶ مئی میں لکھا ہے کہ چار ہزار احمدیوں والے تار میں غلطی ثابت ہوئی۔ افریقہ میں ایک قوم ہے۔ جس کا نام فینٹی ہے۔ یہ لوگ مسلمان ہیں مگر اسلام سے ناواقف بالکل اس طرح ہونگے۔ جس طرح ضلع کانپور۔ مین پوری وغیرہ میں ٹھاکر لوگ

مسلمان کہلاتے ہیں۔ مگر اسلام سے بالکل ناواقف۔ اس قوم میں مرزائی مبلغ گیا ہو گا۔ جس طرح ٹھاکروں میں واعظ جاتے ہیں۔ جمع کر کے اسلامی احکام سنائے ہونگے۔ انہیں سے کسی ایک نے اپنی غفلت پر شرمندہ ہو کر آیندہ کے لئے پابندی اسلام کا وعدہ کیا ہو گا۔ ممکن ہے۔ اثنار گفتگو میں یہ بھی ذکر آ گیا ہو کہ قادیان میں ایک بزرگ گذرا ہے۔ ہم اس کے مُرید ہیں۔ انہوں نے جیسا کہ عام قاعدہ ہے ایسے موقع پر کہا ہو گا۔ کہ ایسا بزرگ جس کے تم مرید ہو۔ بہت اچھا ہو گا۔ یہ ایک معمولی رسمی بات ہے جو بالکل قرین قیاس ہے۔ اسپر مرزائی مبلغوں نے تار دیا کہ چار ہزار افریقی مسلمان احمدی ہو گئے "

اس عبارت میں مولوی ثنار اللہ نے بغض اور حسد سے جل بھُن کر جس رنگ اور جس طریق سے بے ہودہ سرائی کی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ان لوگوں کی اس خبر کے سُننے سے کیا حالت ہوئی ہے۔ مولوی ثنار اللہ نے شرارت کی اور کوئی صورت نہ دیکھ کر اپنے پاس سے ایک فرضی داستان گھڑ لی کہ یوں ہوا ہو گا۔ اگر اس میں ذرا بھی حق پسندی کا مادہ ہوتا۔ تو اس طرح یاوہ گوئی نہ کرتا لیکن حق پسندی تو وہ جنس ہے۔ جس سے یہ لوگ بالکل تہیدست ہو چکے ہیں۔ پھر اس کو مدنظر کس طرح رکھیں۔

مولوی ثنار اللہ نے افریقہ کے چار ہزار بیعت کرنے والوں کی وقعت کم کرنے کے لئے ان کی مثال ضلع کان پور اور مین پوری کے ٹھاکروں سے دی ہے۔ اول تو یہ اس کا رجم بالغیب ہے۔ لیکن اگر اسے درست بھی مان لیا جائے۔ تو میں پوچھتا ہوں۔ کیا مولوی ثنار اللہ نے ان ٹھاکروں کو ان کی حالت کو جانتے ہوئے کبھی تبلیغ کی۔ ان کے سامنے اسلام کو پیش کیا۔ اور ان سے "آیندہ کے لئے پابندی اسلام کا وعدہ" کرایا۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو کیا اس کے لئے یہ ڈوب مرنے کا مقام نہیں ہے۔ کہ احمدیت کے مبلغ کی اس کوشش اور سعی کے متعلق کہ وہ ہزاروں کوس دور جا کر افریقہ کے گرم اور تپتے ہوئے ریگستانوں اور بیابانوں میں پھر کر بقول مولوی ثنار اللہ ان لوگوں کو جو "اسلام سے بالکل ناواقف" ہیں۔ "اسلامی احکام" سناتا ہے اور وہ ان احکام کو سُن کر "اپنی غفلت پر شرمندہ" ہوتے ہیں۔ اور آیندہ کے لئے پابندی اسلام کا وعدہ" کرتے ہیں۔ اس کی نسبت تو یہ کہتا ہے کہ "یہ ایک معمولی رسمی بات ہے" اور پھر اس کی صداقت کا اس طرح اعتراف کرتا ہے کہ یہ "بالکل قرین قیاس" ہے۔ لیکن خود اس سے آج تک کبھی اتنا بھی نہیں ہو سکا۔ کہ "ضلع کان پور [illegible] مین پوری کے ٹھاکروں کی اس حالت کو جانتے ہوئے کہ" وہ لوگ مُسلمان کہلاتے ہیں۔ مگر اسلام سے بالکل ناواقف" ان کے پاس گیا ہو۔ ان کو "احکام اسلام" سنائے ہوں۔ اور "انہیں سے کسی ایک نے اپنی غفلت پر شرمندہ ہو کر آیندہ کے لئے پابندی اسلام کا وعدہ کیا ہو" حالانکہ کان پور اور مین پوری کے ضلع کسی دور دراز ملک کے ضلع نہیں۔ بلکہ اسی ہندوستان کے ضلع ہیں جنہیں مولوی ثنار اللہ رہتا ہے۔ اور وہ اپنے مطلب کے لئے ان سے زیادہ دُور کا سفر کئی دفعہ کر چکا ہے۔

"اسلام سے بالکل ناواقف" ٹھاکروں کی مثال مولوی ثنار اللہ نے تو ہمارے مبلغ کی سعی تبلیغ پر پردہ ڈالنے کے لئے پیش کی ہے۔ لیکن اس نے ثابت کر دیا ہے کہ مولوی ثنار اللہ اور اس کے ساتھی صرف باتیں بنانا جانتے ہیں یا مبلغین اسلام کے راستے میں روڑے اٹکانا ورنہ اسلام سے ان کو کوئی واسطہ نہیں۔ اور اسلام سے ناواقف لوگوں سے کوئی غرض نہیں۔ ورنہ وہ کیوں آج تک ٹھاکروں کو "احکام اسلام" سے واقف کرنے کی طرف آج تک متوجہ نہیں ہوئے یا اب نہیں ہوتے۔ اور کیوں ان سے "آیندہ کے لئے پابندی اسلام کا وعدہ" نہیں لیا یا اب نہیں لیتے۔

بات اصل میں یہ ہے کہ ان لوگوں کے دل میں نہ اسلام کا درد ہے۔ نہ اسلام کی صداقت پر ایمان ہے۔ اور نہ احکام اسلام کی حقانیت ناواقف لوگوں کو سمجھانے کی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس لئے غیر مذاہب کے لوگوں میں اسلام کی تبلیغ کرنا تو الگ رہا۔ ان لوگوں کے سامنے بھی جو بقول ان کے "مسلمان کہلاتے ہیں" اسلام کو پیش کرنا ان کے لئے موت ہے۔ اور یہ ہر وقت اس سے جی چراتے اور جان بچاتے رہتے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کا ہماری تبلیغی کوششوں پر اعتراض کرنا اور بالکل لغو اعتراض کرنا سراسر بے ہودگی نہیں تو اور کیا ہے؟

کیا اگر یہی بات مان لی جائے۔ جو مولوی ثنار اللہ کہتا ہے۔ کہ احمدی مبلغ نے افریقہ کے ان لوگوں کو جو اسلام سے بالکل ناواقف تھے۔ احکام اسلام سنائے۔ اور ان سے آیندہ کے لئے پابندی اسلام کا عہد کرایا۔ تو یہ کوئی ایسی بات ہے۔ جسے "قادیانی گپ" کہا جا سکتا ہے۔ سمجھدار اور حق پسند اصحاب جانتے ہیں۔ اور خوب سمجھتے ہیں۔ کہ اسلام سے ناواقف لوگوں کو احکام اسلام سُنانا اور ان کی پابندی کرانا ایک نہایت اہم اور عظیم الشان کام ہے۔ اور اگر تمام "مُسلمان کہلانے والے" اس پر کار بند ہو جائیں۔ تو ایک پل میں نہ صرف ان کی اپنی حالت بدل سکتی ہے۔ بلکہ دنیا کا نقشہ بدل سکتا ہے پس یہ کوئی معمولی کام نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اس کو معمولی کہہ سکتا ہے۔ مولوی ثنار اللہ نے اسے "ایک معمولی رسمی بات" کہہ دیا ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں ذرا یہ کام کر کے تو دکھائے۔ افریقہ کے مسلمان کہلانے والے مگر اسلام سے ناواقف لوگوں کو جانے دے۔ کان پور اور مین پوری کے ٹھاکروں کو چھوڑ دے۔ امرتسر کے ہی مسلمانوں کو جن کے متعلق اس کا اپنا یہ اقرار موجود ہے کہ "مسلمانان امرتسر تعمیل مذہب میں کمزور ہیں" ان سے ہی "اپنی غفلت پر شرمندہ" ہونے کا اقرار کرا دے۔ اور "پابندی اسلام کا وعدہ" لے لے۔ اگر وہ اتنا بھی نہیں کر سکتا اور ان لوگوں میں رہ کر نہیں کر سکتا۔ جنمیں وہ سالہا سال سے رہتا ہے۔ جو اس کے شہر والے ہیں۔ اس کی زبان کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اور پھر ان دنوں خلافت کے جوش میں اسلام کے شیدائی بنے ہوئے ہیں۔ تو ہم پر وہ کس منہ سے اعتراض کرتا ہے۔ جبکہ ہمارا صرف ایک مبلغ کالے کوسوں جا کر بالکل ناواقف اور انجان لوگوں کو ایک غیر زبان بولنے والوں

کو احکام اسلام سناتا ہے۔ اور ان سے آئندہ کیلئے پابندی اسلام کا عہد کر الیتا ہے ۔

مولوی ثناء اللہ جیسے دشمنان حق کے لغو اعتراضات نے خدا کے فضل و کرم سے آج تک نہ ہمارا کچھ بگاڑا ہے۔ اور نہ آئندہ بگاڑ سکتے ہیں۔ ہمارا قدم روز بروز آگے بڑھ رہا ہے۔ اور انشاء اللہ آگے ہی بڑھتا جائیگا لیکن اس قسم کے اعتراضات سے یہ تو ظاہر ہے کہ اس قماش کے لوگوں کے دلوں میں ہماری کس قدر عداوت اور دشمنی ہے۔ اور ان کے قلوب میں کتنا بغض اور کینہ ہے۔ اور ہمارے ساتھ خدا تعالیٰ کی تازہ بتازہ نصرت اور تائید دیکھ کر وہ کس طرح بڑھ رہا ہے۔

ابھی ایسے لوگوں کی پہلی جلن ہی ٹھنڈی نہ ہوئی تھی کہ ایک شدید ضرب اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حاسد قلوب پر لگائی۔ اور دس ہزار نفوس کو داخل سلسلہ کر کے یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نظارہ دکھایا ہے دشمن خواہ کتنے ہی جلتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ہر میدان میں فتح دیگا۔ اور تمام دنیا کو مسیح موعود کے جھنڈے کے نیچے جمع کریگا۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ لیکن اس کے لئے جماعت احمدیہ کا بھی فرض ہے کہ اپنی پوری طاقت اپنا سارا زور اور اپنے سارے ذرائع صرف کر دے۔ اور اسوقت جبکہ خدا کی خاص فتح و نصرت اپنا جلوہ دکھلا رہی ہے۔ پوری پوری سرگرمی کے ساتھ اعلائے کلمۃ اللہ میں لگ جائے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل اور رحم ہے کہ وہ ہماری نہایت ہی حقیر کوششوں کو اتنا بارآور کر رہا ہے۔ کہ ہم اس کے فضلوں کی بارش کے آگے اپنے کسی فعل اور کوشش کو خواہ وہ کیسی ہی ہو کوشش کا خطاب نہیں دے سکتے۔ ہماری کوششیں ہمارے کام اور ہماری قربانیاں ہرگز اتنی نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے ایسے انعامات ہم پر ہوں مگر خدا تعالیٰ اپنی شان کے مطابق رحم اور فضل فرما رہا ہے۔ اور ہمیں وہ کچھ دے رہا ہے جس کے ہم اپنی کوششوں کے لحاظ سے ہرگز مستحق نہیں ہیں۔ پھر کیا یہ افسوس کا مقام نہ ہوگا کہ ہم اپنی حالت کے مطابق بھی اس کے دین کی خدمت میں مصروف نہ ہوں۔ اور اپنی ساری قوت اور پوری طاقت کو نہ صرف کر دیں۔

بس اے برادران ملت اب سستی کا وقت نہیں۔ بلکہ اب ضرورت ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کی دعوت پر لبیک کہا جائے اور جماعت کے نوجوان اس میدان میں بڑھیں۔ اور دنیا کے تمام گوشوں میں ایک تہلکہ مچا دیں۔ یہ جو ہزار کی جماعت جو افریقہ میں بنی ہے اس کیلئے مولوی عبدالرحیم صاحب نیر اکیلے کافی نہیں۔ بلکہ ضرورت ہے کہ ان کے دست و بازو بہت سے نوجوان ہوں جو ان کا اس اہم کام میں ہاتھ بٹائیں۔ اسوقت ضرورت ہے کہ بکثرت ہماری جماعت کے نوجوان اور دیگر حضرات زندگی وقف کریں۔ اور دوسرے لوگ اپنے اموال کو خدا کیلئے اور اس کے دین کے لئے دیدیں۔ کیونکہ کام کرنیوالے آدمیوں کے ساتھ ہی تبلیغ کا کام بہت سے روپیہ کا محتاج ہے۔ پس آپ لوگ خدا کی راہ میں مستعدی سے کام لیں اور دنیا کا نقشہ بدل کر دکھا دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو ۔

خلافت کمیٹیوں کے کارندوں کی کارگذاری

دوسرے اخلاق و عادات کے ساتھ مسلمانوں میں دیانت اور امانت کی صفت جس قدر بڑھی ہوئی ہے اس کا قیاس اس سے کیا جا سکتا ہے کہ نہ صرف مختلف مقامات کی خلافت کمیٹیوں کے حسابات کے متعلق کارکن لوگوں پر خرد برد کے الزام لگائے جا رہے ہیں بلکہ مرکزی خلافت کمیٹی کے کارندوں کو بھی ملزم بنایا جا رہا ہے۔

اسوقت تک اس بارے میں جو کچھ اخبارات میں آچکا ہے وہ خلاصۃً یہ ہے (۱) مولوی محمد داؤد غزنوی ثم امرتسری چھ ہزار روپیہ مسٹر شوکت علی سے لائے۔ جس کو غزنوی صاحب نے "پرائیویٹ طور پر" کہتے ہوئے بتایا کہ "اس کو پبلک فنڈ سے کوئی تعلق نہیں" (وکیل یکم جون) لیکن جب مسٹر شوکت علی سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے لکھا:۔

"مولوی محمد داؤد غزنوی صاحب کو روپیہ اشاعت و تبلیغ کے لئے دیا گیا تھا۔" (وکیل ۵۔ جون ۱۹۲۱ء)

مگر مولوی محمد داؤد صاحب حساب دینے کے لئے تیار نہیں ہیں اور انپر مقدمہ چلانے کی تجویز ہو رہی ہے۔

(۲) خلافت کمیٹی امرتسر کے حساب کے متعلق جس کے سکرٹری مولوی محمد داؤد صاحب ہی ہیں۔ ڈاکٹر کچلو نے جو رپورٹ شائع کی ہے۔ اسمیں جہاں یہ لکھا ہے کہ:۔

"رجسٹر تاریخوار حساب خلافت کمیٹی امرتسر میں اکتوبر ۱۹ء سے لیکر دسمبر ۲۰ء یعنی پندرہ ماہ کا حساب تاریخوار درج ہے۔ مگر اس کو ایک ہی وقت میں ایک ہی قلم سے لکھا گیا ہے۔ جس کو سکرٹری صاحب خود تسلیم کرتے ہیں"

وہاں اس حقیقت کا بھی انکشاف کیا کہ:۔

"پبلک جلسوں میں جو طلائی و نقرئی زیورات اور نقد رقوم وصول ہوئیں۔ انکے متعلق کوئی باقاعدہ کاغذ یا رجسٹر موجود نہیں ہے ....

فہرست زیورات سے یہ بھی ظاہر نہیں ہوتا کہ زیورات کا کیا حشر ہوا وہ بمد امانت جمع ہیں یا فروخت کر دیئے گئے۔ اور اگر بمد امانت جمع ہیں تو کس کے پاس" (وکیل ۹ جون)

(۳) ڈاکٹر کچلو صاحب سے امرتسر کے ایک حکیم عبدالشافی نے حسب ذیل تین سوال کئے ہیں (۱) ڈاکٹر صاحب نے پنجاب خلافت کمیٹی سے جو ایک ہزار روپیہ ان پرائشن کمیٹی کیلئے لیا تھا۔ باوجود خلافت کمیٹی کے بار بار مطالبہ کے اس کا حساب کیوں نہیں دیا (۲) سوراجیہ آشرم کے حساب کس طریق پر رکھے جاتے ہیں روپیہ کس کی تحویل میں ہے۔ اخراجات کس کی منظوری سے ہوتے ہیں (۳) بزم اسلام جس کا روپیہ آپکی تحویل میں ہے۔ اس کا کیا حساب ہے (پیسہ ۹ جون)

(۴) مجلس خلافت پنجاب میں غبن بتایا جاتا ہے جس کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی۔ لیکن نتیجہ پردہ راز میں ہی ہے۔

(۵) پشاور خلافت کمیٹی کے صدر آغا مقبول شاہ صاحب کے متعلق پنجاب خلافت کمیٹی کی طرف سے اخبارات میں اعلان کیا گیا ہے کہ ان کو کسی قسم کا چندہ نہ دیا جائے۔

(۶) خلافت کمیٹی گورکھپور کے متعلق اخبار مشرق لکھتا ہے کہ:۔

"گورکھپور میں بھی ایک خلافت کمیٹی ہے۔ یہاں بھی لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ چار ساڑھے چار ہزار کا حساب کتاب نہیں ملتا"

(۷) مرکزی خلافت کمیٹی پر اخبار مفید روزگار بمبئی اندھا دھند خرچ کا الزام لگا رہا ہے۔ اور اخبار وکیل مرکزی کمیٹی کے پریذیڈنٹ سیٹھ چھوٹانی کے انگلستان میں خلافت کمیٹی مقرر کرنے اور اس کیلئے ۹ ہزار کی رقم خلافت فنڈ سے دینے کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"قومی سرمایہ کے خرچ میں اس قسم کی خود روی ہرگز روا نہیں رکھنی چاہیئے یہ اسی خود رائی کا نتیجہ ہے کہ جابجا خلافت فنڈوں کے حساب کتاب کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں" (۵ جون)

(بقیہ دیکھو صہ کالم ۱)

کلام امام

خطبۂ نکاح

دو چیزوں کے ملنے کا نتیجہ

پچھلے دنوں ایک نکاح کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حسب ذیل خطبہ پڑھا۔

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا۔ کہ دنیا میں اجتماع ہوتے ہیں۔ ان کے نتیجہ میں ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے خواہ کیسی ہی اشیاء ملیں۔ ان کے ملنے کا نتیجہ تیسری چیز ہوگی خواہ وہ تیسری چیز نیا اور مستقل وجود رکھتی ہو۔ خواہ ظاہر میں نہ ہو۔ مثلاً ہم دو آموں کو ملا کر رکھدیں۔ تو تیسری نئی چیز تو پیدا نہ ہوگی۔ البتہ شکل ضرور تیسری پیدا ہوگی جو دونوں کے الگ الگ رکھے ہونے سے نہیں ہو سکتی تھی غرض اجتماع اپنے اندر ایک اہمیت رکھتا ہے کیونکہ کوئی اجتماع نہیں

ہر خطبہ میں حمد الٰہی

جس کا نتیجہ تیسری بات یا تیسری چیز نہ ہو۔ اسلئے شریعت نے اس طرف توجہ کو پھیرا ہے۔ کہ خطبہ عید ہو یا خطبہ جمعہ یا کوئی اور خطبہ یا جہاں اجتماع ہو۔ وہاں ایسی باتوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ جن میں خدا کی حمد بیان ہو۔ نماز میں حمد رکھی۔ اور خطبہ بھی الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ سے شروع ہوتا ہے۔ خواہ کوئی خطبہ ہو۔ اس میں حمد کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کیونکہ جب مخزن کی طرف نگاہ کی جائے۔ تو انسان اپنی احتیاج کے مطابق اس میں سے لے سکیگا۔ اگر مخزن سامنے نہ ہو۔ تو احتیاج کے باوجود لینے کیلئے ہاتھ نہیں بڑھا سکتا۔ بلکہ یونہی ٹٹولتا پھرے گا۔ کسی کو جنگل میں پیاس لگے اول وہ پیاس کو دبائیگا۔ جب ناقابل برداشت ہوگی۔ تو ادھر اُدھر دوڑتا پھرے گا۔ لیکن اگر پانی کا خزانہ معلوم ہو۔ تو تھوڑی سی پیاس پر بھی سیر ہو کر پانی پیئیگا ٭

جب انسان کو خیال ہو۔ کہ اس کی ضرورت پوری ہو جائیگی۔ تو اس وقت وہ اس کے لینے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ اس لئے شریعت نے حمد الٰہی کو بیان کیا اور بتایا کہ تمام تعریفوں کا خزانہ تو اللہ تعالےٰ ہے۔ اور چونکہ اجتماع کا نتیجہ ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے جس مفید چیز کی ضرورت ہو۔ وہ اس خزانے سے ہی مل سکتی ہے۔ جب موقعہ میسر ہے۔ مفید چیز ہاتھ آتی ہے۔ کس کی عقل ماری گئی ہے۔ کہ اس کو چھوڑ دے ٭

نکاح میں حمد الٰہی کی طرف توجہ دلانیکی وجہ

نکاح کے موقعہ پر بھی حمد کی طرف توجہ دلائی ہے جس میں بتایا کہ اللہ تعالےٰ احمد واللہ ہے۔ اور دوسرے بھی حمد اس سے آسکتی ہے۔ جو بھی تعریف ہوگی۔ وہ خدا سے آئیگی۔ جو حمد خدا سے نہیں وہ جھوٹی ہے۔ بندے کو آگاہ کیا۔ کہ نکاح کے معاملہ میں توجہ سے کام لے۔ اور اللہ تعالےٰ سے حمد مانگے۔ اور یہ تمہارے اختیار میں ہے۔ کیونکہ حمدوں کا خزانہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ لیکن یہ بات اور یہ غرض بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ خطبہ کو رسم سمجھتے ہیں۔ حالانکہ نکاح میں جتنی آئتیں پڑھی جاتی ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ایسی نہیں جن کا براہ راست نکاح سے تعلق ہو۔ نکاح صرف اعلان سے ہو جاتا ہے۔ اگر جانبین قبول کر کے اعلان کر دیتے ہیں۔ تو نکاح ہو جاتا ہے۔ ایجاب قبول ہی نکاح ہے اگر یہ آیات نہ پڑھی جائیں۔ صرف ایجاب قبول کرا لیا جائے تو نکاح ہو سکتا ہے۔ ان آیتوں کے پڑھنے سے کوئی ٹونا نہیں ہو جاتا۔ بلکہ ان آیتوں کے پڑھنے کی غرض محض نصیحت ہے۔ ورنہ ان آیتوں اور خطبوں اور وعظوں سے نکاح نہیں پڑھا جاتا۔ اس خطبہ میں محض نکاح کی ذریقین کو غرض بتائی جاتی ہے۔ کہ نکاح کے بعد مرد کے عورت پر اور عورت کے مرد پر اور دونوں کے رشتے داروں پر کیا حقوق عائد ہوتے ہیں۔ اگر کوئی کمی ہو تو اس کو کیسے پورا کیا جا سکتا ہے ٭

ہمارے اور عام غیر احمدیوں کے نکاحوں میں فرق

ہمارے نکاحوں اور غیر احمدیوں کے نکاحوں میں ایک فرق ہے۔ عموماً ان کے نکاح بطور رسم کے ہوتے ہیں۔ اور ہمارے نکاحوں میں ایک حقیقت ہوتی ہے۔ مسلمانوں نے نکاح کے خطبے کو ٹونا سمجھا ہوا ہے۔ لیکن ہم اس کو ٹونا نہیں سمجھتے۔ بلکہ جو اس کی غرض ہے۔ وہ پوری کرتے ہیں چونکہ وہ ٹونا سمجھتے ہیں۔ اس لئے حمد کے خزانے سے غافل رہتے ہیں۔ اور ہم بتا دیتے ہیں۔ کہ اس میں تمہیں حمدوں کے خزانے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اور تمہیں جس نعمت کی ضرورت ہو۔ وہ اس سے مل سکتی ہے۔ لوگوں نے ادھر سے افسوس ہے۔ کہ توجہ ہٹا لی۔ ہماری جماعت کا فرض ہے کہ ان اغراض کو پورا کرے۔ اس کا مجمل خلاصہ یہ ہے۔ کہ خدا حمد کا خزانہ ہے۔ تم اس سے مانگو جس نعمت کی تمہیں ضرورت ہے۔ پھر نتیجہ کبھی بُرا نہیں ہو سکتا ٭

ایک دوسرے خطبہ میں فرمایا۔ کہ

اسلام میں ہر ایک کام کی بنیاد تقویٰ پر ہے

یہ آئتیں اور یہ عبارت جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح کے موقعہ پر ثابت ہے۔ ان میں نکاح کے احکام اور اس کی غرض بیان کی گئی ہے۔ میں اس وقت تفصیل سے نہیں بیان کر سکتا۔ مختصراً بتاتا ہوں۔ کہ اسلام نے سب کاموں کی بنیاد تقویٰ پر رکھی ہے۔ اور تقویٰ کی مثال ایک بیج کی ہے۔ جس سے آئندہ زندگی کا درخت تیار ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ ہر کام میں تقویٰ مدنظر رہنا چاہیئے۔ کیونکہ ہر ایک بات کے متعلق حکم بتانا مشکل اور ناممکن ہے۔ کیونکہ انسان کو بے شمار کام زندگی میں پیش آتے ہیں۔ اگر ہر ایک کام کے متعلق کہا جائے کہ یوں کرنا۔ تو یہ ناممکن ہے۔ اس کے لئے ایک گر بتا دیا۔ کہ خدا کا تقویٰ اختیار کرو۔ جب انسان اس گر کو اختیار کریگا تو اس کے سب کام درست ہو جائیں گے۔ خدا سے خلوص یہی تقویٰ ہے۔ سینکڑوں باتیں ہیں۔ کہ ان کے متعلق شریعت نے حکم نہیں دیا۔ اور چیز کی تفصیل شریعت نے نہیں بیان کی۔ بلکہ ایک گر بتا دیا کہ تقوی اللہ کو مدنظر رکھو۔ اور تقویٰ کے ذریعہ وہ روح پیدا کر دی۔ اور اس کے ماتحت جو کام ہوگا۔ وہ درست ہوگا۔ نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ وغیرہ سب دینی اور دنیاوی کام جو اس کے ماتحت ہونگے۔ وہ درست ہونگے باقی نہیں۔

تقویٰ کیا ہے

تقوی اس روح کا نام ہے جس کے ماتحت انسان محض خدا کی رضاء کے لئے اس کے خوف کو مدنظر رکھکر کام کرتا ہے۔ اور یہی خدا کے قرب کی راہ ہے اور اسی گر کو نکاح کے خطبہ میں بیان کیا ٭

شریعت کی اصولی تعلیم

شریعت نے ہر چیز کی تفصیل نہیں کی۔ کیونکہ ہر انسان کو روزانہ بیسیوں واقعات پیش آتے ہیں۔ اور ساری عمر میں کروڑوں اور اربوں ہو جاتے ہیں۔ اگر ان تمام واقعات کے متعلق احکام لکھے جائیں۔ تو وہ کتابیں تمام زمین پر پھیل جائیں اور میلوں آسمان کی طرف کو اوپر چڑھا کر رکھی جائیں ایسی حالت میں ان احکام کا پڑھنا تو کہاں ممکن ہو انسانوں کے لئے رہنا ہی مشکل ہو جائے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے ایک گُر بتا دیا کہ ہر ایک بات تقویٰ کے ماتحت رکھو۔ جو بات اس گُر کے ماتحت ہو گی۔ وہی درست ہو گی۔ باقی غلط ✤

(بقیہ از صفحہ ۵ کالم ۳)

ان حالات سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ خلافت کمیٹیوں کی کیا حالت ہے اور ان کے کارندے کیا کر رہے ہیں۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس موقعہ پر اخبارات کے ان اقتباسات کو بھی درج کر دیا جائے جنمیں خلافت کمیٹیوں میں کام کرنے والوں کی خدمات کی داد دیگئی ہے۔

اخبار وکیل اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھتا ہے:۔

"خلافت کمیٹیوں کے ارباب حل و عقد اپنی مرضی سے بڑی بڑی رقمیں صرف کر دیتے ہیں۔ اور ہزاروں روپیہ کی رقوم اٹھا کے غیر معتبر خود غرض اشخاص کے ہاتھوں میں دیدیتے ہیں۔ جس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ لوگ روپیہ کو یا تو نہایت بیدردی سے قومی کاموں کے بہانے صرف کرتے ہیں یا بالکل ہی ہضم کر جاتے ہیں"

اخبار مشرق لکھتا ہے:۔ "کسی جگہ کا حال معلوم ہوا ہے کہ سکرٹری صاحب یا سرگرم کارکن کا چال چلن مشکوک ہے۔ کوئی صاحب سزا یافتہ ہے کوئی صاحب نمبر دس کے بدمعاش ہیں"

پنجاب خلافت کمیٹی کے ایک ممبر نے خلافت کمیٹی سے حساب کی صفائی کا مطالبہ کرتے ہوئے لکھا ہے:۔ "لوگ کہتے ہیں کہ کارکنان خلافت کی ایک جماعت کا سمجھوتہ ہے کہ نصف لی و نصف لک ہذا قوم جاهلون"

ان واقعات اور حالات سے جہاں کارکنان خلافت کی کارگذاری پر روشنی پڑتی ہے وہاں یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ جس قوم کے لیڈروں کا حال ہو اور رہنماؤں کی یہ حالت ہو اس کی تباہی و بربادی میں کوئی شک نہیں کیا جا سکتا ✤

حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ایک معزز نو مبایع کا خط اور اُس کا جواب

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حال ہی میں ایک ریاست کے ایک معزز اہلکار نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بیعت کا خط لکھا ہے۔ اور حضور نے اپنے قلم سے اس کا جواب دیا ہے۔ برائے اشاعت ارسال خدمت ہے۔ امید ہے۔ کہ بہت سے اہل دل اور اہل حال دوستوں کیلئے ازدیاد ایمان کا موجب ہو گا۔ اور سلوک کی منزلیں طے کرنیوالوں کیلئے راہبر کا کام دیگا۔

والسلام۔ علی محمد۔ افسر ڈاک۔

مولائی۔ السلام علیکم۔ عرصہ سے دل میں طلب حق کی ایک تڑپ تھی۔ جس نے بےچین کر رکھا تھا۔ آخر حصول مدعا کا وقت آگیا۔ اگر اب تک مجھ کو تامل تھا تو محض اسقدر کہ اس پاک سلسلہ میں داخل ہونا ایک بڑی ذمہ واری سر پر لینا ہے اور یہ بھی اندیشہ تھا اور ہے کہ مجھ جیسے سیاہ کار اس سلسلہ میں داخل ہو کر اس کی بدنامی کا باعث نہ ہوں۔ لیکن مجھ کو اس میں خدا کی رحمتوں سے مایوسی کی جھلک نظر آئی اور اس پاک سلسلہ کی وسعت پاکیزگی پر بدگمانی کا شائبہ دکھائی دیا۔ اسواسطے پہلے امر کو میں نے گناہ تصور کیا۔ اور دوسرے امر کی نسبت مجھ کو یہ خیال ہوا کہ مجھ جیسے چند تلخ قطرے اس آب زلال کے بحر ذخار میں اگر شامل بھی ہو جائیں تو اسکو خراب نہیں کر سکتے لیکن یہ میں کیوں کہوں کہ یہ چند قطرے ہمیشہ تلخ رہینگے یہ تلخی دور ہو گی۔ اور انشاء اللہ ضرور دور ہو گی۔ میں آرہا ہوں مگر تاخیر کے بعد پشیمان ہوا ہوں مگر بدیر۔ لیکن اتنا اطمینان ہے کہ یہ سب کچھ سہی۔ میری پشیمانی بعد از وقت نہیں ہے۔ میں اپنے میں عزم راسخ پاتا ہوں۔ نفس لوامہ کی موجودگی کو محسوس کرتا ہوں۔ اب اگر کوئی کسر ہے تو ایک نظر کیمیا اثر کی سو اب وہ مجھے مل رہی ہے۔ بس اے میرے محمود! آج میں احمدی سلسلہ میں تیرے ہاتھ پر تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ تیرا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے تمام دعاوی پر ایمان رکھونگا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ ربانی

ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ آمین

میں اپنے تخیل میں سلسلہ احمدیہ میں نہیں بلکہ حقیقتاً آج اصلی اسلام میں داخل ہوا ہوں۔ سید عبد المجید از کپور تھلہ

مکرمی سید صاحب! السلام علیکم۔ آپ کا خط ملا۔ بوجہ علالت جلد جواب نہ دے سکا۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو ایک طویل عرصے کے بعد حق کے قبول کرنے کے لئے شرح صدر عنایت فرمایا۔ ذالک فضل اللہ۔

● احمدیت کے ساتھ بے شک ذمہ واریاں بھی ہیں اور اس کے ساتھ آسانیاں بھی ہیں۔ جب کوئی شخص حق قبول کرتا ہے فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مدد کیجاتی ہے۔ اور اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جاتا ہے جیسے کہ نوزائیدہ بچے سے کہ اس کی ہر ایک حرکت کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اور ہر حالت میں اس کی خبر گیری کی جاتی ہے۔ تب ایسا شخص رحمانیت کا لطف اٹھاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر آگاہ ہوتا ہے۔ اور اس کی عنایتوں سے واقف ہوتا ہے۔ اور اسکو ان فضلوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ جو اسکو رحیمیت کے ماتحت مل سکتے ہیں جو اس پہلی منزل میں رحمانیت سے اعلیٰ ہوتے ہیں۔ گو آخری منزل میں رحمانیت پھر غالب آجاتی ہے۔ یہ وقت بہت نازک ہوتا ہے۔ اور بہت لوگ اس رحمانیت کے جلوے کو دیکھ کر مدہوش ہو جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کو اپنا محتاج سمجھ کر آگے قدم اٹھانے سے رک جاتے ہیں۔ اور آخر ان کے منہ میں اس مٹھائی کا مزہ ہی باقی رہ جاتا ہے۔ جو صرف بطور نمونہ انکو چکھائی گئی تھی۔ اور آہستہ آہستہ وہ بھی جاتا رہتا ہے اور ایسا شخص محروم ہو جاتا ہے۔ پس شروع میں جو مدد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے۔ اور جو امداد غیب سے آئے اسپر کبھی توکل نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھا کر آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اس مرحلے سے سلامت گذارے۔ اور دوسروں کی ہدایت کا بھی موجب بنائے ✤

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

اسلام نے دُنیا کو کیا نفع پہنچایا

اسلام پر مخالفین کی طرف سے عام طور پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ اسلام نے دُنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا یہ اعتراض پیش کرنے کی بڑی بھاری وجہ تو مسلمانوں کی موجودہ ردّی اور خراب حالت ہے۔ مخالفین اس سے اندازہ لگاتے ہیں۔ کہ اگر اسلام کوئی نفع پہنچا سکتا۔ تو ان لوگوں کی جو اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ کیوں ایسی حالت ہوتی۔ اور دوسری وجہ معترضین کی اسلام کے متعلق ناواقفیت اور بے علمی ہے۔ پہلی وجہ کے متعلق تو یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر مسلمان کہلانیوالے اسلام کے پابند ہوتے۔ اور اسلام کے بتائے ہوئے احکام پر چلتے اور پھر ان کی ایسی ردّی حالت ہوتی۔ تو اسلام پر اعتراض ہو سکتا تھا۔ لیکن جب مسلمان خود اقرار کر رہے ہیں۔ کہ انہیں اسلام نہیں رہا۔ اور ان کے اقوال اور افعال تبا رہے ہیں۔ کہ اسلام سے وہ بیگانہ ہو چکے ہیں۔ تو پھر ان کی شرمناک حالت کا اسلام کس طرح ذمہ وار ہو سکتا ہے *

دوسری وجہ کے متعلق ذیل میں بعض ایسے حوالے درج کئے جاتے ہیں جنہیں مسلمانوں نے نہیں۔ بلکہ غیر مذاہب کے اہل علم اصحاب نے ان فوائد کا کھلے طور پر اعتراف کیا ہے جو اسلام کے ذریعہ دنیا کو پہنچے ہیں۔

(۱) سب سے پہلے اس شخص کی رائے پیش کی جاتی ہے جو اسلام کے خلاف لکھنے میں بڑی شہرت رکھتا ہے۔ یعنی سر ولیم میور صاحب۔ یہ شخص بھی حسب ذیل الفاظ لکھنے پر مجبور ہوا ہے کہ:۔

"اسلام نے ہمیشہ کیواسطے اکثر توہمات باطلہ کو جن کی تاریکی مدتوں سے عرب کے جزیرہ نما (بلکہ تمام دنیا پر۔ ناقل) پر چھا رہی تھی۔ کالعدم کر دیا۔ اسلام کی صدائے جنگ کے روبرو بت پرستی موقوف ہو گئی اور خدا کی وحدانیت اور غیر محدود کمالات اور ایک خاص اور ہر جگہ محیط قدرت کا مسئلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معتقدین کے دلوں اور جانوں میں ایسا ہی زندہ اصول ہو گیا ہے۔ جیسا کہ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے دل میں تھا۔ مذہب اسلام میں سب سے پہلی بات جو خاص اسلام کے معنی ہیں یہ ہے کہ خدا کی مرضی پر توکل مطلق کرنا چاہیئے۔ بلحاظ معاشرت کے بھی اسلام میں کچھ کم خوبیاں نہیں ہیں چنانچہ مذہب اسلام میں یہ ہدایت ہے کہ سب مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ برادرانہ محبت رکھیں۔ یتیموں کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیئے۔ غلاموں کے ساتھ نہایت شفقت برتنی چاہیئے نشہ کی چیزوں کی ممانعت ہے۔ مذہب اسلام اس بات پر فخر کر سکتا ہے۔ کہ اس میں پرہیز گاری کا ایک ایسا درجہ موجود ہے۔ جو کسی اور مذہب میں نہیں پایا جاتا" (لائف آف محمدؐ)

(۲) چیمبرز انسائیکلو پیڈیا میں ایک آرٹیکل لکھنے والا اسلام اور اسلامی تعلیم کی نسبت رقمطراز ہے:۔

"مذہب اسلام کا وہ حصہ بھی جس میں بہت کم تغیر و تبدل ہوا ہے۔ اور جس سے اس کے بانی کی طبیعت نہایت صاف صاف معلوم ہوتی ہے۔ اس مذہب کا نہایت کامل اور روشن حصہ ہے۔ اس سے ہماری مراد قرآن کے علم اخلاق سے ہے۔ ناانصافی۔ کذب۔ غرور۔ انتقام غیبت۔ استہزاء۔ طمع۔ اسراف۔ عیاشی۔ بے اعتباری بدگمانی نہایت قابل ملامت قرار دی گئی ہیں۔ نیک نیتی فیاضی۔ حیا۔ تحمل۔ صبر۔ بردباری۔ کفایت شعاری سچائی۔ راست بازی۔ ادب۔ صلح۔ سچی محبت اور سب سے پہلے خدا پر ایمان لانا اور اس کی مرضی پر توکل کرنا۔ سچی ایمانداری کا رکن اور سچے مسلمان کی نشانی خیال کی گئی ہے"

(۳) اسی مصنف نے یہ بھی لکھا ہے:۔

"ہم اس بات پر غور نہیں کر سکتے کہ اسلام نے تمام انسانوں کی بھلائی کے لئے کیا کیا۔ لیکن اگر نہایت ٹھیک ٹھیک غور کیا جائے۔ تو یورپ میں علوم و فنون کی ترقی میں اسی (اسلام) کا حصہ تھا" اسی پر بس نہیں اور بھی ملاحظہ فرمایئے:۔

(۴) ایک یورپین فاضل مضمون نگار نے "اسلام ملکی انتظام ہے۔ جو مشرق و مغرب میں جاری ہے" کے متعلق مندرجہ ذیل رائے کا اظہار کیا ہے:۔

"اسلام نے بچہ کشی کا انسداد کیا۔ جو اس زمانہ میں قرب و جوار کے ممالک میں جاری تھی۔ گو عیسائی مذہب نے بھی اسکو روکا تھا۔ مگر اسلام سے برابر اس کو کامیابی نہیں ہوئی۔ اسلام نے غلامی کو موقوف کر دیا۔ جو اس ملک کی پرانی جاہلیت کی رسم تھی۔ اسلام نے ملکی حقوق کو برابر کر دیا۔ اور صرف انہی لوگوں کے حق میں انصاف نہیں کیا۔ جو اس مذہب کے معتقد تھے بلکہ ان شخصوں کے ساتھ بھی برابر انصاف کیا۔ جن کو اس کے ہتھیاروں (یعنی سچائی و صداقت کے ہتھیار) نے فتح کیا تھا۔ اسلام نے اس محصول کو جو سلطنت کو دیا جاتا تھا گھٹا کر صرف دسواں حصہ کر دیا۔ اسلام نے تجارت کو تمام محصولات اور مزاحمتوں سے آزاد کر دیا۔ اسلام نے مذہب کے معتقدوں کو اس بات سے کہ اپنے مذہبی سرگروہ کو مذہبی کام کا جبراً روپیہ دیں۔ اور تمام لوگوں کو اس بات سے کہ غالب مذہب کو ہر ایک قسم کا مذہبی چندہ (ٹیکس) دیں۔ بالکل بری کر دیا اسلام نے فرقہ فتح مند کے تمام حقوق مفتوحہ لوگوں میں سے اُن شخصوں کو دئے۔ جو اس مذہب کے پابند تھے۔ ان کو ہر ایک قسم کی پناہ دی۔ اسلام نے مال کی حفاظت کی۔ سود لینے کو اور خون کا بدلہ بغیر عدالت کے لینے کو موقوف کر دیا۔ صفائی اور پرہیز گاری کی حفاظت کی۔ اور ان باتوں کی صرف ہدایت ہی نہیں کی۔ بلکہ ان کو پیدا کیا اور قائم کر دیا۔ حرام کاری کو موقوف کر دیا۔ غریبوں کو خیرات دینے اور ہر ایک شخص کی تعظیم کرنے کی ہدایت کی" (مقتبس از الیسپیرٹ آف دی لائف آف محمدؐ)

(۵) مشہور عالم طامس کارلائل کا بیان بھی سُن لیجئے:۔

"اسلام کا عرب کی قوم کے حق میں گویا تاریکی میں روشنی کا آنا تھا۔ عرب کا ملک پہلے ہی پہل اس کے ذریعہ زندہ ہوا۔ اہل عرب گلہ بانوں کی ایک غریب قوم تھی۔ اور جب سے دنیا بنی تھی۔ عرب کے چٹیل میدانوں میں پھرا کرتی تھی۔ اور کسی شخص کو ان کا کچھ خیال بھی تھا

اس قوم میں ایک اولو العزم پیغمبر ایسے کلام کے ساتھ جس پر وہ یقین کرتے تھے بھیجا گیا ۔ اب دیکھو جس چیز سے کوئی واقف ہی نہ تھا ۔ وہ تمام دنیا میں مشہور و معروف ہو گئی ۔ اور چھوٹی چیز نہایت ہی بڑی چیز بن گئی ۔ اس کے بعد ایک صدی کے اندر عرب کے ایک طرف غرناطہ اور ایک طرف دہلی ہو گئی ۔" (لیکچرز آن ہیروز)

(۶) پھر یورپین محقق ریورینڈ ڈبلیو آر ڈبلیو سٹیفنسن کیا فرماتے ہیں :۔

"محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا مقصد یہ تھا کہ اپنے ہموطنوں یعنی عربوں میں اس خالص عقیدہ کو زندہ کیا جائے ۔ جو ان کے جد اعلیٰ ابراہیم کا تھا جس طرح موسیٰ نے اپنے ہم وطنوں یعنی یہودیوں میں اسکو زندہ کیا تھا ۔ اس مقصد میں آپ کو بہت بڑی حد تک کامیابی ہوئی ۔ آپ نے بت پرستی کے ایک منتشر انبار کے عوض میں خالص توحید کا عقیدہ قائم کیا ۔ اپنے ہم وطنوں کی بعض نہایت ہی بد عادتوں کو موقوف کرایا ۔ اور بعض کو تبدیل کیا آپ نے لوگوں کے اخلاقی معیار کو بالعموم بلند کیا ۔ اور انکی تمدنی حالت کو ترقی دی ۔ اور ایک سنجیدہ اور معقول طریق عبادت جاری کیا ۔ آخر کار آپ نے اس ذریعے بہت سے وحشی اور آزاد قبیلوں کو جو محض ذروں کی طرح ادھر ادھر اڑتے پھرتے تھے ۔ باہم ملا کر ایک ٹھوس ملکی جماعت کی شکل میں منتقل کر دیا ۔ ... قرآن بکرات و مرات اور بڑے زور الفاظ میں ان فرائض کی بھی تاکید کرتا ہے ۔ کہ ابن السبیل (مسافر) اور یتیم پر مہربانی کریں ۔ اور غلاموں کے ساتھ اگر وہ مسلمان ہو جائیں ۔ اسی عزت اور لحاظ کا برتاؤ کریں ۔ جو مسلمانوں کے لئے سزاوار ہے ۔ اور حیوانات پر رحم کرنے کا فرض بھی فراموش نہیں کیا گیا ۔ اور یہ بات شکر گذاری سے قبول کرنی چاہیئے ۔ کہ دین محمدی (اسلام) اور بدھ مذہب بھی بیماروں اور دیوانوں کے دار الشفا اور دار المجانین قائم کرنے کی عزت میں مذہب عیسوی کے ساتھ شریک ہیں ۔

محمد (صلعم) کے زمانہ میں جو برائیاں عرب میں نہایت کثرت سے پھیلی ہوئی تھیں ۔ اور جن کو قرآن مجید نے نہایت ہی سختی سے قابل ملامت قرار دیکر ان کی ممانعت کی ہے ۔ وہ یہ تھیں ۔ شراب خوری ۔ بے تعداد حرمیں گھر میں ڈال لینا اور کثرت ازدواج ۔ دختر کشی بے باکانہ قمار بازی ۔ ظالمانہ سود خوری ۔ سحر و کہانت (جادو ٹونہ) کے فنون باطلہ ۔ انہیں سے بعض بد رسموں کی موقوفی اور بعض کے اثر کی کمی عربوں کے اخلاق میں ایک بڑی ترقی تھی ۔ اور مصلح (نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم) کے جوش کے اثر کی ایک معزز و مفتخر شہادت ہے ۔ دختر کشی اور شراب خوری کا کلی انسداد آپ کے کام کی سب سے نمایاں فتح ہے ۔"

(۷) یہی معزز مصنف لکھتا ہے :۔

" سب سے پہلے یہ بات آزادی کے ساتھ ضرور تسلیم کر لینی چاہیئے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنی قوم کے بڑے محسن تھے ۔ آپ ایسے ملک میں پیدا ہوئے تھے ۔ جہاں ملکی نظام معقول اعتقاد اور خالص اخلاق سے لوگ ناواقف تھے ۔ آپ نے ان تینوں باتوں کو وہاں رواج دیا ۔ اور اپنی عقل کامل کی ایک ہی کوشش سے اپنے ہموطنوں کی ملکی حالت ۔ مذہبی اعتقاد اور اخلاقی عادت کی اصلاح کر دی ۔ بہت سے آزاد قبیلوں کی جگہ آپ نے ایک قوم چھوڑی ۔ بہت سے معبودوں اور بہت سے خداوندوں کے باطل عقیدہ کی بجائے آپ نے ایک قادر مطلق مگر رحمان و رحیم خدا کا معقول عقیدہ قائم کیا ۔ لوگوں کو تعلیم دی کہ وہ اس خیال کے ساتھ زندگی بسر کریں کہ وہ وجود مطلق ہر دم ہمارا حافظ و نگہبان ہے ۔ اسی کو نیکوں کا جزا دینے والا سمجھیں ۔ اور اسی کو بدوں کا سزا دینے والا سمجھ کر اس سے ڈریں ۔ بہت سی قابل نفرت اور وحشت انگیز رسمیں جو آپ کے زمانہ تک عرب میں رائج تھیں ۔ ان پر آپ نے زبردست حملہ کیا ۔ انکو تبدیل کیا ۔ اور ان کا انسداد کیا ۔ اوباشانہ بدکاری کی بجائے تعدد ازدواج کا ایک با احتیاط اور باضابطہ اصول منضبط کیا گیا ۔ اور دختر کشی کی رسم کا کما ینبغی انسداد کیا ۔ جب اسلام نے عرب کی حدود سے پرے رفتہ رفتہ اپنی فتوحات کو پھیلانا شروع کیا تو بہت سی وحشی قومیں بھی جن کو اسلام نے جذب کر لیا تھا ۔ اسی طرح اس کی برکتوں میں شریک ہو گئیں ۔

ترک ۔ ہندوستانی ۔ حبشی اور مور (افریقہ کے شمالی ساحل کے باشندے) اس بات پر مجبور ہو گئے ۔ کہ اپنے بتوں کو اٹھا کر پھینک دیں ۔ اپنے رندانہ رسم و رواج کو خیرباد کہدیں ۔ خدائے واحد کی پرستش شائستہ طرز عبادت اور ایک باقاعدہ طرز معاشرت کی طرف رجوع کریں ۔ اہل فارس جو زیادہ تر مہذب و شائستہ تھے ۔ ان کا عقیدہ بھی صاف اور خالص ہو گیا ۔ اور انھوں نے اسلام سے یہ بات سیکھ لی ۔ کہ نیکی و بدی (یزدان و اہرمن) دو ہمسر قوتیں نہیں ہیں ۔ بلکہ حق و ناحق دونو اسی علیم اور قدوس کے یکساں زیر فرمان ہیں ۔ جو آسمان و زمین کی تمام چیزوں پر حکمرانی کرتا ہے ۔"

(مسیحیت اور اسلام بائبل اور قرآن صفحہ ۹۴-۱۰۴)

ہم اسی قسم کی اور بھی صدہا شہادتیں پیش کر سکتے ہیں ۔ مگر اس جگہ انہی پر اکتفا کرتے ہیں ۔

فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

امیروں کا تقرر

ذیل کی جماعتہائے احمدیہ کیلئے مندرجہ ذیل اصحاب کو حضرت خلیفۃ المسیح نے امیر مقرر فرمایا ہے :۔

(۱) تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ ۔ منشی کرم الٰہی صاحب پٹواری (۲) کوہاٹ ۔ سید ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب امیر ۔ مولوی محمد الدین صاحب قائمقام امیر ڈاکٹر صاحب کی غیر حاضری میں (۳) امرتسر شہر و ضلع امرتسر ... چودہری محمد علی صاحب (۴) کریام ضلع جالندھر ۔ حاجی غلام احمد صاحب (۵) غوث گڈھ ریاست پٹیالہ ۔ چودہری نور محمد صاحب (۶) دہجوان ضلع گورداسپور ۔ میاں علی محمد صاحب ۔ ناظر اعلیٰ قادیان

فہرست نومبائعین

یہ نمبر شمار جنوری سنہ ۱۹۲۱ء سے شروع ہوتا ہے

بقیہ ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

۳۹۴ رحمت خاں ولد پیرا دتا صاحب ضلع گجرات
۳۹۵ محمد حیات صاحب " "
۳۹۶ بڈھا " " "
۳۹۷ محمد بخش " " "
۳۹۸ کرم دین " " "
۳۹۹ محمد دین " " "
۴۰۰ رمضان " " "
۴۰۱ اللہ دتا ولد کرم الٰہی " "
۴۰۲ کرم بی بی " "
۴۰۳ زوجہ بابو برکت علی " "
۴۰۴ زوجہ احمد صاحب " "
۴۰۵ شاہ محمد " شاہ پور
۴۰۶ کامل صاحب " "
۴۰۷ محمد دین صاحب " "
۴۰۸ رحمت خاں " گجرات
۴۰۹ بوٹا صاحب " گورداسپور
۴۱۰ سید برکت علی شاہ صاحب ضلع خانپور
۴۱۱ حیات بی بی " شاہ پور
۴۱۲ غلام رسول صاحب " ہزارہ
۴۱۳ کرم بی بی " گورداسپور
۴۱۴ نور محمد خاں صاحب ذیلدار بہاولپور

۴۱۸ معمور خاں صاحب ضلع لائل پور
۴۱۹ اہلیہ مولوی محمد ابراہیم صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۲۰ سردار بی " "
۴۲۱ زینب بی بی " "
۴۲۲ سراج دین صاحب " "
۴۲۳ نور دین " گجرات
۴۲۴ زینب " "
۴۲۵ جنت " "
۴۲۶ اہلیہ حکیم قطب الدین صاحب " "
۴۲۷ اللہ رکھا " سیالکوٹ
۴۲۸ بوٹا صاحب " "
۴۲۹ رابعہ بی بی " "
۴۳۰ حسین بی بی " "
۴۳۱ محمد دین صاحب " گجرات
۴۳۲ احمد دین " " "
۴۳۳ اللہ دتا " " "
۴۳۴ حسین محمد " " "
۴۳۵ اللہ جوائی " "
۴۳۶ عزت بی بی " "
۴۱۵ محمد دین صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۱۶ شیخ نعمت اللہ صاحب " راولپنڈی
۴۱۷ نور بیگم " ملتان

ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء

۴۳۷ رحمت بی بی ضلع شاہ پور
۴۳۹ رسول بی بی " "
۴۳۸ بھولی ضلع گجرات
۴۴۰ علی محمد صاحب " پٹیالہ

۴۴۱ محمد صاحب ضلع مالابار
۴۴۲ عباس خاں " افغانستان
۴۴۳ عبدالرحیم " "
۴۴۴ مسماۃ لعلی " "
۴۴۵ بامو " "
۴۴۶ رحمت بی بی ضلع گوجرانوالہ
۴۴۷ احمدی بیگم " ہمیرپور
۴۴۸ پیر محمد " شاہ پور
۴۴۹ غلام حسین صاحب کشمیری ضلع سیالکوٹ
۴۵۰ چوہدری عبداللہ صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۵۱ عبدالکریم صاحب " "
۴۵۲ سید واحد علی صاحب بلوچستان
۴۵۳ اللہ دتا صاحب درزی تماددیاں
۴۵۴ محمد فیض الحسن صاحب پنجابی - کیری
۴۵۵ نواب دین صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۵۶ کریم خاں صاحب کالی کٹ
۴۵۷ احمدی بیگم "
۴۵۸ اصغر خاں صاحب "
۴۵۹ اکبر خاں " "
۴۶۰ مسماۃ بختاور بی بی ضلع ملتان
۴۶۱ عبدالغنی صاحب " گجرات
۴۶۲ نصراللہ خاں صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۶۳ شاہ محمد صاحب " گجرات
۴۶۴ محمد حیات " " "
۴۶۵ فتح دین " گجرات
۴۶۶ عمراز " ہوشیارپور

۴۶۷ رحمان خاں صاحب بمبئی
۴۶۸ اصغر علی صاحب "
۴۶۹ سخی محمد صاحب فلسطین
۴۷۰ وصیدا آغا شاہجہانپور
۴۷۱ چراغ دین صاحب ضلع گورداسپور
۴۷۲ غلام محمد صاحب " سرگودھا
۴۷۳ جلال دین " سیالکوٹ
۴۷۴ غلام حیدر " "
۴۷۵ ست نرائن صاحب بلوچستان
۴۷۶ احمد دین صاحب منٹگمری
۴۷۷ محمد یعقوب صاحب لائل پور
۴۷۸ عبدالشکور صاحب ضلع میرٹھ
۴۷۹ محمد یعقوب صاحب سندھ
۴۸۰ دلاور علی خاں صاحب سندھ
۴۸۱ برکت علی صاحب ضلع گورداسپور
۴۸۲ نیا کبھی " "
۴۸۳ نذر محمد صاحب " آگرہ
۴۸۴ سوہا صاحب ولد احمد صاحب ضلع شیخوپورہ
۴۸۵ محمد بخش صاحب " "
۴۸۶ اللہ دتا صاحب " "
۴۸۷ کرم بی بی " "
۴۸۸ بی بی " "
۴۸۹ کرم دین صاحب " "
۴۹۰ محمد الدین صاحب " "
۴۹۱ بڈھا صاحب " "
۴۹۲ رحمت خاں صاحب " "
۴۹۳ رحمت صاحب " "

۴۹۴ حیات صاحب ضلع شیخوپورہ
۴۹۵ مولوی منشی احمد خاں صاحب ضلع شیخوپورہ
۴۹۶ عمر الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۹۷ احمد دین صاحب درزی سرگودھا
۴۹۸ رحمت بی بی "
۴۹۹ سردار بی بی "
۵۰۰ اللہ بخش صاحب ضلع شاہ پور
۵۰۱ احمد دین صاحب " "
۵۰۲ محمد الدین " " "
۵۰۳ فقیر محمد صاحب جمعدار ضلع گورداسپور
۵۰۴ عمرا صاحب " حصار
۵۰۵ اللہ دتا صاحب کشمیری الموسی
۵۰۶ غلام نبی صاحب میسو نٹمیا
۵۰۷ محمد الدین " میرپور
۵۰۸ اہلیہ نواب دین صاحب ضلع لاہور
۵۰۹ حسن محمد صاحب " لائل پور
۵۱۰ مسماۃ سدال " ملتان
۵۱۱ بڈھائی " "
۵۱۲ محمد حسین صاحب " سیالکوٹ
۵۱۳ اللہ بخش صاحب ولد کرم الٰہی صاحب ضلع سیالکوٹ
۵۱۴ محمد مراد " جھنگ
۵۱۵ فتح بی بی " لائل پور
۵۱۶ بخت بھری " شاہ پور
۵۱۷ عبدالحکیم صاحب " جالندھر
۵۱۸ ستار محمد صاحب " "

۵۱۹ اہلیہ محمد جعفر صاحب کشمیر
۵۲۰ عبداللہ ولد محمد اسماعیل صاحب ضلع گجرات
۵۲۱ شاہ محمد صاحب " گوجرانوالہ
۵۲۲ غلام نبی " بغداد
۵۲۳ مستری نواب دین محمد دین صاحبان ضلع لائل پور
۵۲۴ محمد عبداللہ صاحب " گجرات
۵۲۵ شاہ محمد " گوجرانوالہ
۵۲۶ غلام قادر " سیالکوٹ
۵۲۷ اہلیہ صاحبہ عبدالغفور صاحب ضلع راولپنڈی
۵۲۹ محمد الدین صاحب ضلع شیخوپورہ
۵۳۰ اے جی کھان صاحب سیلون
۵۳۱ دستان صاحب ضلع "
۵۳۲ اے ابو صالح صاحب " "
۵۳۳ سید محمد صاحب "
۵۳۴ ڈاکٹر ڈل " "
۵۳۵ سید عباس " "
۵۳۶ غلام محمد " ضلع جہلم
۵۳۷ اہلیہ " " "
۵۳۸ لال بی " " "
۵۳۹ راجولی صاحب " " "
۵۴۰ اہلیہ " " "
۵۴۱ چراغ بی " "
۵۴۲ شہاب الدین صاحب " گوجرانوالہ
۵۴۳ بابو صاحب " "
۵۴۴ شاہ محمد حسین " " دہلی

ماہ مئی سنہ ۱۹۲۱ء

۵۴۵ سلطان محمد صاحب ضلع لاہور
۵۴۶ غلام حیدر صاحب ضلع جالندھر

ہندوستان کی خبریں

مغلیہ خاندان کے شہزادے کا انتقال

رنگون - ۲۲ جون - شہزادہ جمشید بخت جو آخری بادشاہ دہلی کے خاندان سے تھے - ۶۰ سال کی عمر میں انتقال کر گئے - جب جنازہ جارہا تھا تو مسٹر انزا انجینیر میونسپلٹی موٹر میں سوار پاس سے گذرے - ان کو سخت زدوکوب کیا - اور ان کے منہ میں کیچڑ بھر دیا - حملہ کرنیوالے خلافت کا نشان پہنے ہوئے تھے ؛

سکھوں کو گاندھی کی پیروی نہ کرنیکا مشورہ

سردار سیلارام سنگھ صاحب سکھوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ سودائی دماغ کے سلسلہ لیڈر یعنی مسٹر گاندھی کی پیروی نہ کریں ؛

پریس ایکٹ کمیٹی کی رپورٹ

الہ آباد - ۲۲ جون - پایونیر کو معلوم ہوا ہے کہ پریس ایکٹ اور دیگر ایسے

ہندوستانی فوجیوں کی تعلیم کا سکول

شملہ ۱۸ جون - ہندوستانی فوجیوں کے لئے تعلیم کا جو سکول بلگام (بمبئی) میں قائم کیا گیا ہے - وہ پہلی جولائی سے کھلیگا - اسکول کا مقصد یہ ہے - کہ ہندوستانی فوج کی تعلیمی کوروں کے آدمیوں کو تربیت دی جائے ؛

ایک یورپین زمیندار کا بیس مزارعان پر مقدمہ

کلکتہ ۱۸ جون - ایک یورپین زمیندار مسٹر گرانٹ کے بیس مزارعان کے خلاف بلوہ مجمع ناجائز کے ممبر ہونے اور ضرب شدید لگانے کے الزام میں جو مقدمہ چل رہا تھا - سشن جج بھاگلپور نے اس کی سماعت ختم کر دی ہے - اسیسروں نے ملزمان کو بے قصور ٹھیرایا ہے - فیصلہ محفوظ -

مسٹر گاندھی کا فوجی ضروریات کی کمیٹی کے سامنے شہادت دینے سے انکار

مسٹر گاندھی نے فوجی ضروریات کی کمیٹی کو جو حال ہی میں اپنا اجلاس کرنے والی تھی - اور جس نے مسٹر گاندھی کو اپنے سامنے شہادت دینے کے لئے مدعو کیا تھا لکھ بھیجا ہے کہ بطور ایک حامی عدم تعاون وہ کمیٹی کے روبرو شہادت دینے اور اس کی کارروائی میں حصہ لینے سے معذور ہیں ؛

ہندو مسلمانوں کا فساد

اڑگام - ۲۰ جون - چینتا منی متصل کور سے ہندو مسلمانوں کے جھگڑے کی اطلاع موصول ہوئی ہے - اسمیں پولیس کو فائر کرنا پڑا - ایک مسلمان مارا گیا - اور طرفین سے کئی زخمی ہوئے - جھگڑے کا باعث یہ تھا کہ ہندوؤں کی ایک برات مسجد کے پاس سے باجا بجاتی ہوئی گذری - ان کو ایسا کرنے سے روکا گیا - لیکن وہ نہ رکے - آخر دونوں پارٹیوں نے ہتھیار نکال لئے - جس سے پولیس کو مداخلت کرنے کا موقعہ مل گیا ؛

شہزادہ ویلز ہندوستان ضرور آئینگے

شملہ ۲۰ جون - اس خبر میں کوئی سچائی نہیں کہ شہزادہ ویلز کا دورہ ہندوستان ملتوی ہوگیا ہے - اعلان ہوا ہے - کہ شہزادہ ویلز اگلے موسم سرما میں تشریف لائینگے - اور نومبر کی کسی تاریخ کو بمبئی اترینگے ؛

ہندوستان میں جمہوری حکومت کا اعلان

بمبئی ۲۰ جون - بلگام کی ڈسٹرکٹ خلافت کانفرنس نے اس مطلب کا ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے - کہ اگر برطانیہ گورنمنٹ انگورہ سے جنگ کریگا - یا قوم پرست ترکوں کے خلاف یونانیوں کو مدد دیگا - تو ہم کو کانگرس کے مشورہ سے ہندوستان میں جمہوری حکومت کا اعلان کر دینا پڑیگا ؛

مسٹر پال فوجی کمیٹی میں شہادت دینگے

کلکتہ ۱۲ جون - بپن چندر پال نے اعلان کیا ہے - کہ میں فوجی ضروریات کی کمیٹی کے سامنے شہادت دینے کے لئے جاؤں گا - انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے یہ فیصلہ مندرجہ ذیل تین وجوہات سے کیا ہے (۱) بیرونی حملہ کا معقول اندیشہ ہے (۲) جو لوگ گورنمنٹ سے لڑ رہے ہیں - وہ بھی غیر ملکی حملے کے حق میں نہیں ہیں (۳) جن لوگوں کو اس کمیٹی کے سامنے شہادت دینے کی دعوت دی گئی ہے - انکی نسبت فرض کر لیا گیا ہے کہ وہ موجودہ بے چینی کو دور کرنے کے وسائل گورنمنٹ کو بتا سکتے ہیں ؛

بمبئی میں چار روز سے بارش

۲۰ جون - بمبئی میں تکرار دو پہر سے مسلسل برسات کا موسم ہے - بارش لگاتار اور زور سے برس رہی ہے - خصوصاً اتوار کے روز بہت زور کی بارش ہوئی - خالی جگہیں چھوٹی چھوٹی جھیلوں کا نظارہ پیش کرتی ہیں - عام گذرگاہوں پر گھٹنے گھٹنے پانی کھڑا ہے - اتوار کے روز کئی جگہوں پر آمد و رفت بند رہی ؛

روپیہ مہاجرین کو نہیں پہونچا

الہ آباد - ۲۱ جون - پایونیر کو معلوم ہوا ہے کہ سرحد پار سے جو مہاجرین واپس آئے ہیں - ان کا بیان ہے - کہ ہمیں امداد کے لئے جو روپیہ بھیجا گیا تھا ہمیں نہیں پہنچا - ان میں سے بعض کا خیال ہے - کہ یہ روپیہ ہندوستان کی عارضی گورنمنٹ کو پہنچ گیا ہے جو سرحد کے پار کسی جگہ رہتی ہے ؛

واپس آمدہ قلیوں کو وطن میں مشکلات

سوامی درشنانند سیکرٹری لیبر ایسوسی ایشن رانی گنج جو چاندپور سے واپس آمدہ قلیوں کے ساتھ ان کے وطن میں گئے تھے - ان کا بیان ہے کہ یہ واپسی قلیوں کے لئے موت کا پیغام ہے - میں نے ضلع جبلپور کے دیہات کا دورہ کیا ہے - دیہات کے لوگ ان واپس آمدہ قلیوں سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے - اسلئے ان قلیوں کو اسوقت تک واپس نہیں کرنا چاہیئے تھا - جب تک ان کے لئے کام مہیا نہ کر لیا جاتا ؛

دن دہاڑے ڈاکہ

الہ آباد ۱۸ جون - آج ۳ بجے دن کو ایجن روڈ پر چار ڈاکو ایک چپراسی سے دس ہزار روپے کے نوٹ چھین کر لے گئے - پولیس تحقیقات کر رہی ہے ؛

مسٹر گدوانی کی خلافِ مقدمہ واپس

بمبئی ۱۸ جون - الہ آباد کا ایک تار منظہر ہے کہ گورنمنٹ مدراس نے مسٹر گدوانی پرنسپل نیشنل یونیورسٹی احمد آباد

ممالک غیر کی خبریں

مشرق وسطی میں امن کیلئے ٹرکی کے ساتھ صلح لازمی ہے۔
لنڈن ۲ جون - ہوس آف کامنز میں مشرق وسطی کے متعلق اپنی تقریر میں مسٹر چرچل نے اس بات پر زور دیا کہ شروع سے میری پالیسی یہ رہی ہے۔ کہ عربوں اور برطانیہ کلاں اور اتحادیوں کے درمیان ٹھوس اشتراک مفاد قائم کیا جائے۔ لیکن ہماری یہ تمام کوششیں رائگان جائینگی۔ جب تک کہ ہم ٹرکی کے ساتھ ایک پُرامن اور پائدار تصفیہ نہیں کرسکتے۔

سمرنا اور قسطنطنیہ پر ترکوں کی چڑھائی
ترکوں اور یونانیوں کی جنگ اب شروع ہونیوالی ہے۔ زمانہ خاموشی میں فریقین نے خوب تیاریاں کرلی ہیں۔ اور اپنی فوجوں کی تعداد دوچند کرلی ہے روما پایہ تخت اٹلی کے اخبارات لکھتے ہیں کہ بولشویک فوجیں اناطولیہ میں پہونچ گئی ہیں۔ اور اب ترکی اور روسی فوجوں نے پیشقدمی شروع کردی ہے۔ ان کی پیشقدمی کا مقصد سمرنا اور قسطنطنیہ پر قبضہ کرنا ہے۔

عادلیہ سے اطالوی فوج کی واپسی
پارلیمنٹ میں مسٹر چیمبرلین نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا۔ کہ اٹلی نے عادلیہ سے اپنی فوج ہٹالی ہے۔ سردست برٹش فوج کو باسفورس سے پار کے علاقہ سے ہٹانے کا کوئی ارادہ نہیں۔ نہ کوئی فوجی مہم اختیار کرنے کا ارادہ ہے۔

برطانیہ میں صنعت وحرفت پر تاریک بادل
لنڈن ۱۵ جون - کل جب انجنیر کام چھوڑدینگے۔ ۵۵ لاکھ کاریگر بیکار ہوجائینگے۔ کپڑے کے مزدوروں کے ساتھ بھی گفت وشنید کچھ تسلی بخش نہیں ہے۔ حالانکہ فی پونڈ ۱ پنس کا فرق ہے۔

ٹالسٹائی کے مرید مسٹر گاندھی
لنڈن ۱۵ جون - ایک مضمون کے دوران میں جو مسٹر شاستری نے تحریک ترک موالات کے متعلق برلنگٹن ہوس میں پڑھا تھا۔ اس میں مسٹر موصوف نے مسٹر گاندھی کو کونٹ ٹالسٹائی کا چیلہ بیان کیا جس کا ایمان تھا۔ کہ ولایتی دوائی شیطان کی اختراع ہے بلکہ مغربی تہذیب انسانوں کو غلام بنانے کے لئے شیطان کی ایجاد ہے۔

مسٹر چرچل گھوڑوں کی ہلاکت پر
لنڈن ۱۵ جون - مشرق وسطی کے متعلق تقریر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے بیان کیا۔ کہ عراق عرب میں جنگی گھوڑے ہلاک ہو کر ۳۴ ہزار سے ۱۷ ہزار رہ گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کا واپس انگلستان لانا یا ہندوستان بھیجنا جہاں سے خریدے گئے تھے۔ کوئی ایسا نفع رسان نہ ہوگا۔ بہتر یہ ہے۔ کہ انہیں ہلاک کردیا جائے۔ بجائے اس کے کہ انہیں دیسیوں (عربوں) کے ہاتھ میں چھوڑ دیا جائے۔

انگلستان میں پانی کی قلت
لنڈن ۱۴ جون - پانچ ماہ سے انگلستان میں امساک باران ہے۔ جس کی وجہ سے پانی کی قلت محسوس ہورہی ہے۔ سفلاک میں پانی ½ پنس فی گٹھیا فروخت ہو رہا ہے۔

عراق عرب کی حکومت کیلئے امیر فیصل کی امیدواری
لنڈن ۱۳ جون - عراق عرب میں عنقریب ایک خاص کانگرس ہونیوالی ہے۔ تاکہ لوگوں کے نمائندے کامل تحقیق وبحث کے بعد حکومت کی نوعیت کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کرسکیں۔ حکمرانی کے لئے امیر فیصل کی امیدواری میں برطانی حکومت حائل نہ ہوگی۔ اور اگر وہ عراق کے لئے منتخب ہوگئے۔ تو انگریز انہیں مدد دینگے چنانچہ امیر فیصل عراق کو روانہ ہوگئے ہیں۔

فلسطین کا سوال
مسٹر چرچل نے کہا کہ فلسطین کا سوال عراق سے بھی زیادہ پیچیدہ ہے۔ گذشتہ سال ۱۰ ہزار یہودی یورپ سے فلسطین گئے تھے۔ اس سے فلسطین کے عرب بھڑک اٹھے ہیں انکا یہ خیال ہے کہ یورپ سے تارکان وطن کا ایک سیلاب فلسطین میں لایا جائیگا۔ لیکن یورپ سے صرف اسی قدر یہودی فلسطین میں جانے دیئے جائینگے۔ جس قدر کے لئے وہاں گنجایش ہوگی۔

شاہ یونان سمرنا پہنچ گیا
لنڈن ۱۴ جون - ایتھنز کا ایک برقی پیام مظہر ہے کہ شاہ قسطنطین کی تقریب آمد پر سمرنا میں علم بند کئے گئے۔ اور بندرگاہ یونانی جنگی جہازوں سے بھرگئی۔

وزارت ٹرکی
لنڈن ۱۳ جون قسطنطنیہ کا ایک برقی پیام مظہر ہے کہ وزارت کے تغیر و تبدل میں یہ بات بھی شامل ہو۔ کہ مکرر عزت پاشا کو وزیر امور خارجہ اور صالح پاشا کو وزیر بحریات مقرر کیا جائے۔ مزید براں صفلبے کو وزیر زراعت۔ علی رضا پاشا کو وزیر محکمہ تعمیرات وامور داخلہ بنایا گیا ہے۔

انگورا پارلیمنٹ میں جبری شادی کا قانون
اخبار ڈیلی میل کا نامہ نگار مقیم قسطنطنیہ اس خبر کا راوی ہے کہ حکومت انگورا ایک خاص قانون نافذ کرنیوالی ہے۔ جس کی رو سے ۲۵ سال سے زائد عمر کے آدمی شادی کرنے پر مجبور ہونگے۔ جو لوگ اس قانون کی خلاف ورزی کرینگے۔ ان سے ان کی آمدنی کا چہارم حصہ بطور جرمانہ وصول کیا جائیگا۔ یہ رقم ان کسانوں کی امداد کے لئے زراعتی بنکوں میں جمع کیجائیگی۔ جو شادی کرنے پر آمادہ ہیں۔ کسی کنوارے شخص کو سرکاری ملازمت نہیں دی جائیگی۔ شادی کرنیوالے لوگوں کو نہ صرف حکومت کی طرف سے زمین اور قرضہ دیا جائیگا بلکہ حکومت ان کے بچوں کی تعلیم کا بار بھی خود اٹھائیگی۔ جن ترکوں کی عمر پچاس سال سے کم ہے۔ وہ صاحب استطاعت ہیں۔ انہیں دو بیویاں رکھنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ تاکہ اس طریق سے آبادی کی کمی پوری کی جائے۔

افغانی وفد پیرس پہونچ گیا
پیرس ۱۶ جون - آج صبح موسیو برانڈ نے افغانی وفد کو باریاب کیا۔ موسیو ملرانڈ کو آج بعد دوپہر امیر افغانستان کا ایک خط ملنے والا ہے۔ جو ان کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر وپبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شایع ہوا)